اداریہ:

منادیان حقیقت

خداوند عالم نے جس وقت روئے زمین پر انسانی نسل ومعاشروں کی آفرینش وافزائش کا وسیلہ قرار دیتے ہوئے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق کیا تھا اس وقت اس کو بخوبی معلوم تھا کہ بنی نوع انسان کو لازمی ہدایت ورہنمائی اور الٰہی آئین واحکام کی ضرورت ہوگی تا کہ وقت کی رفتار کے ساتھ وہ اپنے جملہ مادی اور معنوی امور میں منزل کمال کی طرف قدم بڑھا سکیں اور ہر قسم کے انحرافات ومفاسد سے دور رہیں۔ واضح رہے کہ پیغمبروں کی بعثت اور نبوت کے عہدہ کی سپردگی کے پیچھے یہی فلسفہ کارفرما رہا ہے چنانچہ پیغمبران الٰہی نے یکی بعد دیگری اپنی رسالت کے فرائض انجام دیئے یہاں تک کہ خداوند عالم نے حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس وجود کو اس بات کے لئے آمادہ کیا کہ وہ آخری پیغمبر کی حیثیت سے اپنی عظیم رسالت کے فرائض انجام دیں۔

مذہب اسلام کے پیغمبر عظیم الشان نے خداوند عالم کی عطا کردہ صفات وخصوصیات کے ذریعہ ۲۳ سال تک الٰہی آئین واحکامات کی تبلیغ واشاعت کا کام نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا اور آخر کار اپنی غم انگیز رحلت کے ذریعہ اپنے تمام چاہنے والوں کو رنجیدہ وسوگوار کردیا لیکن اس سے قبل انہیں مرضی معبود کے مطابق اپنے دین کی حفاظت کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کردینا چاہئے تھا جن میں پیغمبر اکرمؐ جیسی صفات وصلاحیتیں بدرجہ اُتم موجود ہوں اور اس اہم کام کے لئے ان کی آغوش کے پروردہ اہلبیت نبوت سے بہتر کون لوگ ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ لوگ نبوی تعلیمات کے سایہ میں پروان چڑھے تھے اور پیغمبرؐ نے انہیں عقل وفہم اور علم ومعرفت کے ان تمام گوشوں سے آشنا کردیا تھا جس کو سمجھنے اور عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت دوسرے لوگوں میں نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ اہلبیت رسالتؑ میں سے ہر ایک دین اسلام کی حفاظت کے لئے ہمہ تن آمادہ رہا ہے' چاہے اسے اس مقدس راہ میں اپنا مکمل سرمایۂ حیات ہی کیوں نہ نچھاور کرنا پڑے۔

پیغمبر اکرم کی رحلت کے بعد ابھی ۴۰ سال کا مختصر عرصہ بھی نہیں گزرا تھا کہ معاویہ بن ابی سفیان کا بیٹا یزید اپنے باپ کی خواہش کے بموجب مسند خلافت مسلمین پر قابض ہوگیا اور اپنے حواریوں کو تخت خلافت کے اردگرد جمع کرلیا اسلام کے نام پر ایسے کام کرنے لگا جس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ یزید نے شرعی احکام میں ایسی الٹ پھیر شروع کردی کہ اسلام کا چہرہ ہی بدل گیا۔ الٰہی ارشادات اور سنت نبویؐ کے مذہب اسلام میں جو چیزیں حرام قرار دی گئی تھیں یزیدی دور خلافت میں انہیں حلال کردیا گیا اور پیغمبر اکرمؐ نے جن چیزوں کو حلال قرار دیا تھا وہ حرام کردی گئیں۔ ایسے حالات میں نواسۂ رسولؐ حضرت ابا عبد اللہ الحسینؑ نے اسلام کی بقا وابدی حفاظت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے وہ حسینی انقلاب برپا کیا جس کا بنیادی نعرہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے اور جو تا قیام قیامت باقی رہنے والا ہے۔ اس انقلاب کی راہ میں حسین مظلومؑ نے عظیم قربانیاں پیش کیں اور اپنا سارا سرمایۂ حیات نچھاور کردیا تا کہ خداوند عالم کا پسندیدہ ترین دین اور ان کے جد بزرگوار کی گرانقدر امانت یعنی مذہب اسلام دشمنوں کی یلغار سے محفوظ رہتے ہوئے الٰہی مقاصد کی راہ میں پیش قدم رہے اور اس الٰہی پیغام کو آفاقی حیثیت حاصل ہو جائے۔

امام حسینؑ نے رحلت پیغمبر اور والدہ گرامی حضرت فاطمہ زہراؑ والد گرانقدر حضرت علیؑ اور برادر ارجمند امام حسنؑ کی شہادت کے بعد مذہب اسلام اور اپنی ذات کو ایسے حالات میں گرفتار پایا کہ ان کے سامنے اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارہ کار ہی نہ تھا کہ اسلام کی بقا وحفاظت کے لئے

اپنے اعزاء واقرباء اور عدیم المثال اصحاب وانصار کو قربان کردیں اور اس کے بعد "ان کان دین محمد لم یستقیم الا بقتلی....." کی آواز بلند کرتے ہوئے دشمن کی تلوار کو گلے لگالیں۔ جی ہاں! سرزمین کربلا میں رونما ہونے والے اس عظیم حسینی انقلاب نے جہاد' شہادت' اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی پیروی کی اہمیت کو اور زیادہ نمایاں کردیا اور اس دور کے لوگوں کو ہی نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی آزادی اور انسانیت کی حفاظت کا طریقہ سکھادیا۔

امام حسینؑ کا یہ عظیم انقلاب دنیا کے تمام مسلمانوں اور آزادی پسند لوگوں کے لئے ایک یادگاری درس بن گیا اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ فقط اسلامی معاشروں میں رونما ہونے والے انقلابات ہی نہیں بلکہ دنیا کے کسی گوشہ میں رونما ہونے والی ہر آزادی طلب تحریک اس حسینی انقلاب سے یقیناً متاثر رہی ہے۔

پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد سے لیکر امام مہدی آخر الزماں (عج) کی غیبت تک یکی بعد دیگرے جملہ ائمہ اطہارؑ مختلف انداز میں شہادت سے ہم آغوش ہوتے رہے۔ ان ائمہ معصومین نے اپنی مادی زندگی کے دوران اپنی شہادت کے ذریعہ اسلام محمدیؐ کی بقاو حفاظت کا بھرپور انتظام کردیا اور اسلام کے متوالوں کو وہ طریقے سکھادئے جس کے ذریعہ وہ آنے والے وقت میں اس دین کی حفاظت کرسکیں۔

حضرت ولی عصر (عج) کی غیبت کبریٰ کا زمانہ شروع ہونے کے بعد ائمہ اطہارؑ کے چاہنے والوں نے اسلامی نظام کی تشکیل کے لئے بہت کوشش کی لیکن ان کی ہر کوشش یا تو پوری طرح ناکام ہوگئی' یا حقیقی راہ سے منحرف ہوگئی اور ان کی کوشش کے نتیجے میں جو چیز ابھر کر سامنے آئی اس کا حقیقی اسلامی نظام سے کوئی رابطہ ہی نہ رہ گیا۔ یہاں تک کہ چودھویں صدی ہجری میں پیغمبر اسلام کے خاندان میں ایک ایسی عظیم شخصیت نے جنم لیا جو آنے والے وقت میں اسلام اور اسلامی دنیا کے لئے سرمایہ افتخار بن گیا۔ اس شخصیت نے صحیح تربیت کی وجہ سے علمی' ادبی' فقہی اور سیاسی شعبوں میں ایسی ترقی حاصل کی کہ ابتدائی زمانہ میں اسلامی سماج اور اس کے تمام مسائل سے مکمل واقفیت ہوگئی۔ خودسازی کا مرحلہ طے کرنے کے بعد غیرمعمولی وسعت نظر' مثالی شجاعت اور اسلام کی مکمل معرفت کے ساتھ عالمی سیاسی توازن پر بھرپور دسترس رکھتے ہوئے اس مرد بزرگ نے ایک ایسی اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی جس نے دنیا کی تمام سامراجی طاقتوں کو لرزہ براندام کردیا۔ اور اسلامی معاشرہ کی کمزور بنیادوں کو اتنا مضبوط بنادیا کہ وہ عالمی کفر والحاد وسامراج کا ڈٹ کر مقابلہ کرسکے۔ جی ہاں! حضرت امام خمینیؒ نے ملت اسلامیہ ایران کی تربیت وقیادت کرتے ہوئے ایران میں اسلامی جمہوری نظام حکومت قائم کرکے پوری دنیا کے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کردیا اور عالمی مسلمانوں کو اتحاد واسلامی اخوت وبرادری کی دعوت دی تاکہ انشاء اللہ مسلمانان عالم کی متحدہ کوششوں کے نتیجے میں اسلام اپنی عظمت رفتہ کو دوبارہ حاصل کرے اور دنیائے بشریت اسلام کی برکتوں اور نعمتوں سے مالامال ہوجائے۔

حضرت امام خمینیؒ کی رحلت کی نویں سالگرہ ملت اسلامیہ ایران اور مسلمانان عالم کو اس جدائی وہجری کی یاد دلاتی ہے جو ان کے ساتھیوں اور نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے یقیناً نہایت تلخ اور اذیت ناک تھی۔ بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی عظمت وترقی وخوشحالی کے سلسلے میں اس مرد الٰہی کی کوششوں سے واقف لوگ اس کی گرانقدر میراث کی حفاظت ضرور کریں گے اور اس سلسلے میں ذرہ برابر کوتاہی ولاپرواہی نہ ہونے دیں گے۔

ایران میں اسلامی جمہوری نظام کی تشکیل کے بعد ان کی سب سے بڑی اور گرانقدر میراث فلسفہ ولایت فقیہ اور اس کا عملی نمونہ ہے چنانچہ امام خمینیؒ کی رحلت کے بعد حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے ولی فقیہ کی حیثیت سے ملک وملت کی قیادت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی اور ان کی رہنمائی کے سایہ میں ایران کا اسلامی جمہوری نظام ٹیڑھے میڑھے راستوں کو پار کرتا ہوا عظمت وسربلندی کی طرف پیش قدم ہے تاکہ انشاء اللہ حجت حق حضرت قائم آل محمد (عج) کے ظہور کے ساتھ یہ امامت اس کے اصلی مالک ووارث کے سپرد کردی جائے اور کائنات کے ہر گوشہ میں حق وانصاف کا بول بالا ہوجائے۔